حمایت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

فقیہِ عصر حضرت

قبلہ مفتی محمد امین صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ
محمد پورہ شریف،
فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على نبيه ورسوله وحبيبه سيد العالمين وعلى آله واصحابه وازواجه الطاهرات المطهرات امهات المومنين الى يوم الدين.

اما بعد!

حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جانا اور آپ ﷺ کی حمایت حاصل کر لینا بہت بڑا انعام اور دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

قطب زماں امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے فرمایا: اے میرے عزیز اگر تیرے اعمال میں کوتاہی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی حمایت حاصل ہو جائے تو تیرے لئے یہ چیز فائدہ بخش ہے اور اگر تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو اور تیرے پاس نیکیاں بہت زیادہ ہوں تو تیرے لئے فائدہ نہیں۔

﴿افضل الصلوات صفحہ ۱۳﴾

اس سے معلوم ہوا کہ جس ذات مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ان کا ہو جانا ان کی حمایت حاصل کر لینا بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن خارجی نظریات والے اس حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ وہ نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ و دیگر اعمال خیر کو ہی سب کچھ جانتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک خارجی کے ساتھ اسی مسئلہ پر بحث ہوگئی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی اللہ والے کی طرف منسوب ہونا ﴿کسی اللہ والے کا ہو جانا﴾ بڑی سعادت ہے۔ خارجی نے کہا کسی کا ہو جانا کچھ فائدہ نہیں دیتا بس نماز، روزہ و دیگر اعمال خیر ہی سب کچھ ہیں یہ سن کر امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو یہ بتا کہ ﴿جو حضرت خضر علیہ السلام نے یتیم بچوں کی دیوار درست کی تھی جس کے نیچے ان یتیموں کا خزانہ تھا﴾ وہ خزانہ اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے محفوظ کیا تھا ان یتیموں کے نیک اعمال کی وجہ سے محفوظ ہوا تھا یا کوئی اور وجہ تھی خارجی نے کہا وہ خزانہ ان بچوں کے باپ کی

صالحیت کی وجہ سے محفوظ کیا گیا تھا ﴿یعنی بچوں کے اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ نیک اور صالح باپ کی طرف منسوب ہونے کہ وجہ سے محفوظ کیا گیا تھا﴾۔ اس پر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میرے والد ماجد اور میرے نانا جان ﷺ اس نیک باپ سے بہتر ہیں ﴿تو ان کی طرف منسوب ہونا کیوں فائدہ نہ دے گا﴾۔

وہ خارجی بجائے اس کے کہ کوئی دلیل پیش کرتا یہ کہتا چلتا بنا اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ تم جھگڑالو قوم ہو۔

چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے:

عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما انہ قال لبعض الخوارج فی کلام جری بینھما بم حفظ اللہ تعالیٰ مال الغلامین قال بصلاح ابیھما قال فابی وجدی خیر منہ فقال الخارجی انبئنا اللہ تعالیٰ انکم قوم خصمو ن .

﴿تفسیر روح المعانی سورہ کہف﴾

تنبیہ

خارجی کا یہ کہنا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تم جھگڑالو قوم ہو یہ سراسر افتراء ہے ورنہ کوئی شخص بتا سکتا ہے کہ کہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلبیت جھگڑالو ہیں۔

اللھم احفظنا من ھفوات الخوارج برحمتک یاارحم الراحمین .

عقلی دلیل

انسانی عقل بھی تسلیم کرتی ہے کہ کسی کی طرف منسوب ہونا بڑی بات ہے۔مثال کے طور پر آپ سمجھیں کہ کہیں جلسہ ہو رہا ہو کسی گورنر کی صدارت میں پہرہ دار پولیس اور سیکورٹی جلسہ گاہ کو گھیرے میں لئے ہوئے ہو کسی کو بلا اجازت آگے نہیں جانے دیتے وہاں ایک بابا جی پہنچ جائیں اور آگے سٹیج پر جانے کی کوشش کریں۔پولیس والے کہیں بابا جی تم آگے نہیں جا سکتے یہ سن کر کوئی بتا دے کہ یہ بابا جی تو گورنر کے والد صاحب ہیں تو بتائیے کہ پولیس والے اسے روکیں

گے؟ ہرگز نہیں بلکہ بازو سے پکڑ کر بڑے احترام کے ساتھ اسے گورنر کے پاس پہنچا دیں گے۔ لیکن خارجی نظریہ والے یہ سب کچھ مان لیتے ہیں مگر نبیوں، ولیوں کی طرف سے منسوب ہونا اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سائے سے بھی بچائے۔

الحاصل اہلسنت و جماعت کے نزدیک رحمت دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حاصل کر لینا ان کا ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے اور دونوں جہانوں میں کامیابی ہے۔ جیسے کہ آپ سیدنا امام شعرانی قدس سرہ' کا ارشاد مبارک پڑھ چکے ہیں۔ نیز مفکر مشرق علامہ اقبال نے فرمایا:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

یعنی اے عزیز اپنے آپ کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دے کیونکہ سارا دین حضور کی ذات مبارکہ ہے اور اگر تو سرکار تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ابولہب ہے۔

تمثیل

یہ مسئلہ مثال کے طور پر سمجھئے ۔ کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں لوہے کا روپیہ بطور پاکستانی کرنسی جاری ہوا تھا تو دکانداروں نے کھرا، کھوٹا روپیہ پہچاننے کے لئے دکانوں پر مقناطیس رکھے ہوئے تھے اور کھرے کھوٹے کا معیار یہ تھا کہ جو روپیہ مقناطیس کے ساتھ لگ گیا وہ کھرا ہے خواہ وہ میلا کچیلا ہو اور جو روپیہ مقناطیس کے ساتھ نہ چمٹے وہ کھوٹا ہے خواہ اس کی چمک دمک کیسی ہو۔

یوں ہی بلاتشبیہ جو مسلمان کلمہ گو اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے دامن مبارک کے ساتھ لگ گیا اس نے سرکار کی حمایت حاصل کر لی وہ کھرا ہے اور جس نے حمایت حاصل نہ کی وہ کھوٹا ہے خواہ وہ چودہ علم پڑھا ہوا ہو اور سینکڑوں کتابوں کا مصنف ہو ۔

مندرجہ ذیل واقعات پڑھیں اور اندازہ کریں کہ حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بہاریں ہیں اور جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حاصل نہ کر سکا تو واقعی اس کا سب کچھ ابولہب ہے۔

۱

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کون تھے؟ وہ ایک حبشی غلام تھے رنگ سانولا، ہونٹ موٹے موٹے وہ پڑھے ہوئے بھی نہیں تھے حتیٰ کہ وہ شین بھی ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عقیدت ومحبت کی وجہ سے حمایت حاصل کر لی تھی ۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں جنت گیا تو وہاں میں نے آہٹ سنی **فسمعت خشخشة اما می فاذا هو بلا ل.** ﴿صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۳﴾

میں نے اپنے آگے آہٹ سنی تو دیکھا کہ وہ آگے آگے چلنے والا میرا بلال تھا۔ ﴿رضی اللہ عنہ﴾

ہمارے آقا بلال رضی اللہ عنہ نے سرکار حبیب خدا ﷺ کی حمایت حاصل کر کے وہ مقام حاصل کر لیا کہ وہ مقام کم ہی کسی کو نصیب ہوا۔ ﴿رضی اللہ عنہ وارضاعنا﴾

۲

اور اس کے برعکس عبداللہ بن ابی ابن سلول جو کہ پڑھا لکھا

تعلیم یافتہ تھا سنجیدہ فہمیدہ جہاں دیدہ خوبرو اور وجیہ تھا۔ وہ نمازیں بھی پڑھتا تھا روزے بھی رکھتا تھا جنگوں میں شریک ہوتا تھا مگر وہ محبت وعقیدت سے محروم ہو کر سرکار ﷺ کی حمایت حاصل نہ سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اور اس کی پارٹی کے لئے یہ کڑا حکم سنایا **ان المنا فقین فی الدرک الاسفل من النار** . یعنی بالتحقیق یہ منافق لوگ دوزخ کے اندر سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حبیب خدا رحمۃ للعالمین کی حمایت حاصل نہ ہو تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر اعمال خیر کام نہیں آسکتے۔

۳

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت میں عرض کیا **متی الساعۃ** . یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی تو رسول اکرم ﷺ نے اس صحابی سے پوچھا تو نے قیامت کے لئے کون سی تیاری کی ہوئی ہے۔ تو صحابی نے عرض کیا **ما اعددت لھا ولکنی احب**

الله ورسوله. یارسول اللہ ﷺ میں نے قیامت کے لئے کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے حبیب ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ سن کر رحمت کائنات ﷺ خوش ہو گئے اور فرمایا: انت مع من احببت. اے صحابی اگر تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ تیری محبت ہے۔

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس فرمان پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں نہ ہوئی۔ ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۶﴾

۴

سیدنا ابن عائذ صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ حاضر ہوا رسول اکرم ﷺ جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے جب جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا لا تصل علیه یا رسول الله فانه رجل فاجر . یارسول اللہ

ﷺ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں کیونکہ یہ بدکار آدمی ہے۔ یہ سن کر رحمۃ للعالمین ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور نمازیوں سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے اس شخص ﴿میت﴾ کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو دیکھا ہے ایک دن اس نے فی سبیل اللہ پہرہ دیا تھا۔ یہ سن کر رحمتِ کائنات ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا دیا اور پھر اس کو قبر میں اتارا اور جب اس پر مٹی ڈالنے لگے تو فرمایا: **اصحابک یظنون انک من اھل النار وانااشھد انک من اھل الجنة .** یعنی اے عزیز تیرے ساتھی گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے لیکن میں اللہ کا رسول گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔ پھر فرمایا: **یاعمر انک لا تسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرة .**

﴿بیہقی، مشکوۃ صفحہ ۳۳۶﴾

یعنی اے عمر تجھ سے لوگوں کے عملوں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا بلکہ فطرت ﴿عقائد﴾ کے متعلق پوچھا جائے گا۔

سچ ہے کہ رحمت خدا بہانہ مے جوید بہانہ مے جوید

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت بخشنے کے لئے پونجی ﴿خزانہ﴾ نہیں مانگتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بخشنے کے لئے کوئی بہانہ ہی تلاش کرتی ہے۔ بس دل میں اس کے پیارے حبیب ﷺ کے محبت اور ادب ہونا چاہئیے۔ اللھم ارزقناھذا بفضلک یا ارحم الراحمین.

5

اور اس کے برعکس دوسرا واقعہ سن لیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حنین کی جنگ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھ کر فرمایا یہ دوزخی ہے اور جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑا حتیٰ کہ اسے کافی زخم آئے۔ اسلامی لشکر والوں میں سے ایک نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا یہ دوزخی ہے وہ تو اسلام کی خاطر خوب لڑ رہا ہے ﴿کیا ایسا شخص بھی دوزخ میں جائے گا﴾ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں بیشک وہ دوزخی

ہے یہ سن کر قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے ﴾ کیونکہ اگر ایسا جانثار دوزخ جائے گا تو پھر جنت کس نے جانا ہے ﴾ لیکن ہوا یوں کہ جب جنگ ختم ہوئی تو وہ شخص خودکشی کر کے حرام کی موت مر گیا یہ دیکھ کر لوگ دوڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچ کر دکھایا ہے کہ وہ شخص دوزخی ہے کہ وہ دوزخیوں کا کام کر کے خودکشی کر کے حرام موت مرا ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اللہ اکبر﴾ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور فرمایا یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنة الا مومن وان اللہ لیوء ید ھذا الدین بالرجل الفاجر .

﴿صحیح بخاری، مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۴﴾

یعنی اے بلال اٹھ اور اعلان کر کہ جنت میں وہی جا سکے گا جس کے دل میں ایمان ہو گا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے ﴾ جیسے اس دوزخی سے دین کی مدد کرائی ﴾

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ خطیب بغدادی نے فرمایا:

وکان من المنافقین. وہ شخص منافق تھا۔

ان دونوں واقعات میں سے پہلا شخص جس کے فاسق وفاجر ہونے کی گواہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی اسے نبی رحمت والی امت ﷺ کی حمایت حاصل تھی اور دوسرے واقعہ میں وہ شخص جو جنگ میں کافروں سے خوب لڑا اس کو بوجہ ﴿نفاق﴾ قلبی بیماری بغض حبیب خدا ﷺ کی وجہ سے حمایت حاصل نہ ہو سکی اس لئے وہ دوزخ گیا۔

مذہب اس کا ایمان اس کا خالق اس کا قرآن اس کا
اے نور بھری کملی والے تو جس کا سہارا ہو جائے

حسبنا اللہ و نعم الوکیل.

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حمایت رسول ﷺ بہت بڑی چیز ہے۔

٦

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگ میں قتل ہونے والے تین قسم کے ہیں ایک وہ مومن نیکو کار جو اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے وہ جب جنگ میں شہید ہو جاتا ہے تو وہ ایسا صابر

وہ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاری تھا۔

شہید ہے جو عرش الٰہی کے نیچے عالیشان محل میں ہوگا اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کا فرق ہے۔ دوسرا وہ مومن جس کے اعمال خلط ملط ہیں ﴿کچھ اچھے کچھ بُرے﴾ جب وہ جنگ میں لڑتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ان السیف محاء للخطایا. کیونکہ تلوار سب گناہ مٹا دیتی ہے۔

تیسرا وہ منافق جو اپنی جان و مال کے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ جب جنگ کرتے مارا جاتا ہے تو دوزخ جائے گا کیونکہ ان السیف لایمحو النفاق . ﴿دارمی، مشکوٰۃ صفحہ ۳۳۵﴾

یعنی وہ دوزخ اس لئے جائے گا کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔ اور نفاق بغض مصطفی ﷺ کا نام ہے۔

تمثیل

آپ بازار سے کاغذ خریدیں جو ۶*۴ انچ کا ہو وہ کاغذ نہایت عمدہ ہے اس کی چمک دمک بھی مثالی ہے لیکن اس پر سرکاری مہر نہیں ہے تو اس کی قیمت زیادہ سے زیادہ روپیہ یا ڈیڑھ ہوگی۔ لیکن ایک اسی

سائز کا کاغذ جو میلا کچیلا ہے پرانا بھی ہے لیکن اس پر سرکاری مہر ہزار روپے کی لگی ہوئی ہے تو اس کی قیمت پورا ہزار روپیہ ہے کیونکہ اس پر سرکاری مہر موجود ہے۔

یونہی بلا تشبیہ جس دل پر محبت و عظمت مصطفیٰ ﷺ کی سرکاری مہر موجود ہو اس کی قیمت عند اللہ بہت زیادہ ہے جیسے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور ہوا اور اگر کسی دل پر محبت و عظمت رسول ﷺ کی مہر نہ ہو تو اس کی قدر قیمت کچھ بھی نہ ہوگی جیسے کہ کلمہ گو نمازیوں اور روزہ دار منافقوں کا قرآن مجید اور احادیث بالا میں ذکر ہوا ہے۔

اے میرے عزیز تو بھی اپنے دل پر محبت و عظمت رسول ﷺ کی مہر لگوا کر حمایت حاصل کر لے تاکہ تو بھی قیامت کے دن مندرجہ بالا حدیث کے متعلق جنت حاصل کر لے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز.

۷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ ایک مومن ﴿جس کو حمایت رسول حاصل ہو گی﴾ کو قریب کرے گا اور اس پر اپنی رحمت کا دامن رکھے گا اور اس کو لوگوں سے چھپائے گا اور اس مومن بندے سے فرمائے گا اے بندے تو نے فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا تو وہ مومن اقرار کرتا جائے گا ہاں یا اللہ مجھ سے یہ گناہ بھی ہوا یہ بھی ہوا حتیٰ کہ وہ مومن گمان کرے گا کہ اب میں بچ نہیں سکتا تو اچانک اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کو چھپائے رکھا اب میں نے تیرے سب گناہ بخش دیئے ہیں اور اس بندہ ء مومن کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ﴿اور وہ جنت داخل کر دیا جائے گا﴾ لیکن کافر اور منافق لوگ ﴿جن کو حمایت حاصل نہ تھی ان کے لئے کوئی رعایت نہ ہو گی﴾ بلکہ ان کے متعلق علی رؤس الخلائق فرمایا جائے گا اے لوگو سن لو یہ وہ لوگ

ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر افترا کیا۔

﴿صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۵﴾

الحاصل اس کرم نوازی کا حقدار صرف وہی مومن ہوگا جس کو حمایت حاصل ہوگی اور جس کو حمایت حاصل نہیں وہ کسی مہربانی اور شفقت کا حقدار نہ ہوگا۔

مندرجہ ذیل فرمان مصطفیٰ ﷺ پڑھ کر اندازہ کیجئے۔

۸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ منافق سے فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تجھے دنیا میں عزت نہ دی تھی؟ کیا میں نے تجھے سرداری نہ دی تھی؟ کیا میں نے تجھے تیری بیوی نہ دے تھی؟ وہ منافق کہے گا یا اللہ میں تجھ پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں میں نے روزے رکھے تھے صدقہ خیرات کیا میں نے یہ کیا وہ کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ٹھہر جا ہم تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں وہ سوچے گا وہ

کون گواہ ہیں جو میرے خلاف گواہی دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے

گا اے فرشتو اس کے منہ پر مہر لگا دو پھر حکم ہو گا اس کی ران گواہی دے

اس کا گوشت پوست اس کی ہڈیاں گواہی دیں تا کہ اس کا کوئی عذر باقی

نہ رہ جائے۔ جان دو عالم ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص منافق ہو گا

﴿جس پر کوئی نرمی نہ ہو گی﴾ اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہو گا۔

﴿صحیح مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۵﴾

مومن ہوتا ہی وہی ہے جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی

محبت ہو کیونکہ جان کائنات باعث ایجاد عالم ﷺ نے فرمایا: اے

میری امت تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری محبت

اس کے دل میں باپ سے اولاد سے اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو

جیسے کہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لا یومن احدکم حتی**

اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین.

﴿صحیح بخاری، مشکوٰۃ شریف﴾

اس حدیث پاک نے فیصلہ ہی کر دیا ہے کہ ایمان نام ہی محبت مصطفیٰ ﷺ کا ہے محبت نہیں تو ایمان ہی نہیں۔

نیز فرمایا: الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له. کان کھول کر سن لو جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں۔ کان کھول کر سن لو جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں۔ کان کھول کر سن لو جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں۔

چنانچہ مطالع المسرات میں ہے: فمحبته صلی الله علیه وسلم رکن الایمان لایثبت ایمان عبد ولا یقبل الا بمحبته صلی الله علیه وسلم . یعنی جس دل میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اس کا ایمان ثابت نہیں ہو سکتا نیز کسی کا ایمان سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر

قبول ہی نہیں ہوسکتا۔

نیز مطالع المسرات میں ہے **فمحبة الله مشروط بمحبةرسوله صلی الله علیه وسلم** . یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت شرط ہے۔اور قانون ہے **اذافات الشرط فات المشروط** .جب شرط گئی تو مشروط بھی گیا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنا جھوٹ ہے فریب ہے دھوکہ بازی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی سُچی محبت عطا کرے۔(آمین)

دعوت غور وفکر

اے میرے مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دونوں جہان کی سعادت نصیب کرے۔

مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پر غور کر کہ آخر سیدنا بلال

رضی اللہ عنہ پر اتنا کرم کس وجہ سے ہوا اور غزوہ حنین میں وہ جان نثار اسلام کیوں دوزخی ہوا پھر حدیث نمبر ۶ پر غور کر کہ وہ مومن جو گناہوں میں لت پت جہاد میں شریک ہوا اسکے تلوار لگتے ہی سارے گناہ بخش دیئے جائیں لیکن وہ منافق وہ نمازی وہ روزہ دار جو جنگ میں لڑتے لڑتے مارا جائے وہ دوزخ جائے۔ پھر حدیث نمبر ۷ میں اس گنہگار سے جب اللہ تعالیٰ حساب لینے لگے گا اور اس کے گناہ گن گن کر سنائے جائیں گے اور وہ اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں تھامے خراماں خراماں جنت پہنچ جائے گا اور منافق کسی قسم کی مہربانی اور شفقت کا حقدار نہ بنے بلکہ علی رؤس الخلائق اس کی تشہیر کی جائے۔ آخر یہ فرق کیوں ہے ہم صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ یہ فرق حمایت رسول ﷺ کا ہے جس کو حبیب خدا سید انبیاء کی حمایت حاصل ہوگئی وہ تر گیا جو محروم رہا وہ مرگیا وہ تباہ ہوگیا۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سید الا برار وعلیٰ آله واصحا به وذریته وازواجه الطا هرات المطهرات الی یو م القرار.

زاں بعد واقعات تحریر کئے جاتے ہیں جن سے بصیرت تامہ حاصل ہوگی کہ جن کو حمایت رسول حاصل ہوگئی ان کو کیسے کیسے انعامات ملے اور جو اس نعمت عظمٰی سے محروم رہے وہ دونوں جہاں کی سعادت سے محروم رہے۔

حمایت حاصل کرنے والوں کو انعامات

۱

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نہایت ہی گنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال نافرمانیوں میں گزار دیئے جب وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اس کا غسل گوارا نہ کیا بلکہ اس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک آئے۔ ادھر اللہ تعالٰی نے اپنے پیارے کلیم موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارا ایک دوست فوت ہوگیا ہے آپ

اس کو اُٹھوائیں اور غسل کفن کر کے اعزاز کے ساتھ اسے دفن کر دیا جائے

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر وہاں پہنچے اور اس کو پہچان لیا کہ یہ تو وہی سو سالہ پاپی ہے لیکن مامور تھے اسے اعزاز کے ساتھ اٹھوایا تجہیز و تکفین کر کے جنازہ پڑھا کر دفن کر دیا۔

زاں بعد موسیٰ علیہ السلام نے دربار الٰہی میں عرض کیا: یا اللہ! یہ شخص اتنا بڑا مجرم گنہگار یہ ایسے اعزاز کا حقدار کیسے ہو گیا؟

تو رب ذوالجلال نے فرمایا اے میرے پیارے کلیم تھا تو یہ بڑا گنہگار اور سخت عذاب کا حقدار مگر ہوا یوں کہ یہ جب تورات کھولتا اس میں میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر اس کی نظر پڑتی اور اس کے دل میں میرے پیارے حبیب ﷺ کی محبت جوش مارتی تو یہ اس نام مبارک کو بوسہ دیتا اور آنکھوں پر رکھ کر درود پاک پڑھتا لہٰذا اس تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے ہیں اور اس کو اپنے مقبول بندوں میں شامل کر لیا ہے۔

﴿مقاصد السالکین صفحہ ۵۰، القول البدیع صفحہ ۱۱۸﴾

﴿حلیۃ الاولیا صفحہ ۴۲ جلد ۴ سیرت حلبیہ صفحہ ۸۰ جلد ۱﴾

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس کا ارشاد مبارک ہے:

لا یسئل عما یفعل وھم یسئلو ن . ﴿قرآن مجید﴾

یعنی کوئی اللہ تعالیٰ سے پوچھ نہیں سکتا کہ کیوں اور وہ ہر کسی سے پوچھ سکتا ہے۔

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی
خدا نے اس پر آتش دوزخ حرام کی

مندرجہ بالا واقعہ کوئی بے ثبوت واقعہ نہیں بلکہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء ومحدثین نے اسے ثابت کیا ہے۔ مثلاً

(۱) عارف باللہ خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی نے مقاصد السالکین میں (۲) حافظ الحدیث امام شمس الدین سخاوی نے القول البدیع میں (۳) علامہ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۴) حافظ الحدیث امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ واقعہ حق ہے ثابت ہے ایماندار اور محبت والے کے لیے شک کی گنجائش نہیں لیکن خارجی نظریات والے واقعہ کو صرف واقعہ جان کر انکار کر دیتے ہیں کہ اتنا بڑا

گنہگار صرف اتنی سی بات سے بخشا جائے یہ کیسے ہوسکتا ہے لیکن وہ مندرجہ ذیل واقعہ کو بے چون وچرا مان لیتے ہیں:

واقعہ

واقعہ یہ ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت کہیں جارہی تھی راستہ میں کنواں آیا اس فاحشہ عورت نے دیکھا کہ کنویں کے کنارے ایک کتا جان بلب ہورہا ہے اس نے اندازہ کیا کہ یہ کتا پیاسا تھا یہ کنویں پر پانی پینے کے لئے آیا ہے مگر یہ پانی نہیں نکال سکتا اور یہ یہاں آکر گر گیا ہے۔ اس عورت نے اپنا موزہ کنویں میں لٹکایا اور پانی نکال کر اس کتے کے منہ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس بدکار عورت کو صرف اتنی سی بات پر بخش دیا۔

﴿مسند امام احمد، صحیح بخاری، مشکوۃ شریف صفحہ ۱۶۸﴾

اس واقعہ کو خارجی لوگ بسر وچشم مان لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس عورت نے چونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کیا تو وہ بخشی گئی۔

میں پوچھتا ہوں کیا تمہارے نزدیک ایک خسیس جانور ﴿کتے﴾ کو اتنی اہمیت ہے کہ اس پر رحم کھانے سے ایک بدکار عورت کی زندگی بھر کے گناہ اور بدکاریاں ساری کی ساری معاف ہو جائیں اور حدیث پاک بھی اس پر گواہ ہے تو کیا نبیوں کے نبی رسولوں کے امام حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کے دربار میں اتنی بھی قدر نہیں کہ ان کے نام کی تعظیم کرنے سے ایک گنہگار مجرم بخشا جائے لیکن خارجیوں کی قسمت ہی کھوٹی ہے کہ کتے جیسے خسیس جانور کو اتنی اہمیت دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا وہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سر پر اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کا تاج رکھا اور ان کو سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بنایا جو سب جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ان کو اتنی بھی اہمیت نہیں دیتے۔ العیاذ باللہ

پتہ چلے گا قیامت کے دن۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک سید العالمین وعلیٰ آله واصحابه اجمعین.

۲

ابوالحفص کاغذی جب فوت ہوئے تو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کا کیا حال ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا مجھے بخش دیا اور مجھے جنت بھیج دیا۔دیکھنے والے نے پوچھا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعام ملا تو فرمایا جب مجھے قبر میں دفن کر دیا گیا اور منکر نکیر آگئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو پہلے اس بندے کے گناہ شمار کرو۔ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے میرے صغیرے کبیرے غلطیاں لغزشیں سب گن کر دربار الٰہی میں پیش کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ درود پاک گناہوں سے زیادہ نکلا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا: حسبکم یاملائکتی لاتحاسبوہ واذھبوابہ الی جنتی. اے فرشتو اس کا حساب مت

کرو۔ اسے بغیر حساب ہی میری جنت میں لے جاؤ۔

﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿القول البدیع صفحہ ۱۱۸، سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۰﴾

یہ ہیں حمایت رسول کی بہاریں۔

۳

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا ایک ہمسایہ فوت ہوگیا زاں بعد وہ مجھے خواب میں ملا میں نے اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا میرے سامنے بڑے بڑے ہولناک مناظر آئے منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت مجھ پر بڑا ہی دشوار تھا حتیٰ کہ میں سوچنے لگ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے یا کہ نہیں اور جب مجھے فرشتوں نے سزا دینے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہوگیا ہے جو کہ نہایت ہی حسین و جمیل تھا اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی اس کے آنے سے میری وحشت ختم ہوگئی اور پھر وہ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب بھی مجھے پڑھاتا گیا اور میں کامیاب ہوگیا۔ پھر میں نے اس

نورى انسان کا دامن تھام لیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا میں وہ درود پاک ہوں اور تو فکر نہ کر میں قبر میں تیرے ساتھ حشر میں تیرے ساتھ پل صراط پر تیرے ساتھ اور جنت تک تیرے ساتھ رہوں گا اور تیری مدد کروں گا۔ ﴿القول البدیع صفحہ ۱۲۱﴾

﴿سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۰، جذب القلوب صفحہ ۲۶۶﴾

۴

حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم حج کے لئے روانہ ہوئے تو ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہولیا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوتا ہے تو درود پاک پڑھتا ہے بیٹھا ہوتا ہے تو درود پاک پڑھتا ہے جاتا ہے تو درود پاک پڑھتا ہے آتا ہے تو درود پاک پڑھتا ہے۔ میں نے سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا میں قصداً ہر جگہ درود پاک پڑھتا ہوں ﴿کیونکہ کہ سب کچھ درود پاک کے دامن میں ہے﴾۔

ہوا یوں کہ ایک سال میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مکہ مکرمہ حاضر ہوا اور جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر اترے اور آرام کیا میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کسی نے کہا اے اللہ کے بندے اُٹھ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اس کا حال دیکھ اس کی شکل بگڑ گئی ہے۔ میں گھبرا کر اُٹھا باپ کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے میں نہایت ہی غمگین ہوا۔ پریشانی کہ حالت میں بیٹھا تھا کہ پھر آنکھ لگ گئی اور دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی آتشیں گرزیں لئے کھڑے ہیں ایک سر کے پاس دوسرا پاؤں کی طرف تیسرا دائیں طرف چوتھا بائیں طرف تھا۔ ابھی وہ میرے باپ کو مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک نہایت ہی حسین و جمیل چہرہ سبز پیراہن زیب تن کئے تشریف لائے اور آتے ہی ان سوڈانیوں سے فرمایا ہٹ جاؤ تو وہ چاروں غائب ہو گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا میرے باپ کا چہرہ درست اور منور ہو گیا پھر

میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ دیکھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ روشن اور منور کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں تو فرمایا میں تیرا نبی محمد ہوں ﴿صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الف الف مرۃ﴾ میں نے آگے بڑھ کر باپ کے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ جگمگا رہا تھا اور سبب یہ بنا کہ میرا باپ درود پاک بہت پڑھا کرتا تھا۔

﴿سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۶﴾

یہ ساری برکتیں حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

۵

بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دو بیٹے تھے اور اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک تھے جب وہ سوداگر فوت ہوا تو اس کے بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس

میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے بیٹے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اسے آدھا آدھا کر لیتے ہیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم میں ہر گز ہر گز نہیں کرنے دوں گا کون ہے جو میرے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کے بال مبارک توڑے۔ بڑے بھائی نے جب چھوٹے کی عقیدت دیکھی تو بولا اگر تجھے بال مبارک سے اتنی محبت ہے تو یوں کر کہ تینوں بال مبارک تو لے لے اور باپ کی ساری جائیداد مجھے دے دے۔ چھوٹے نے سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہیئے ﴿اس نعمت عظمیٰ کی قدر ایماندار ہی جانتا ہے دنیا دار کمینہ کیا جانے﴾۔ چنانچہ بڑے بھائی نے دنیاوی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں بال مبارک لے لئے اور ان موئے مبارکہ کو بڑے ادب واحترام سے ایک صندوق میں رکھ لیا جب کبھی شوق غالب ہوتا تو موئے مبارکہ کی زیارت کر لیتا اور درود پاک پڑھتا۔ اس بے نیاز رب کریم جل جلالہٗ

کی بے نیازی دیکھو کہ بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہوگیا اور وہ کنگال ہو کر رہ گیا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

دنیا پچھے دین ونجایا تے دنی نہ چلی ساتھ

پیر کو ہاڑا ماریا مورکھ اپنے ہاتھ

اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹے کے مال میں برکت دی اور وہ خوشحال ہوگیا اور پھر جب وہ جان نثار چھوٹا بھائی فوت ہوگیا تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ رحمت کائنات سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور وہاں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور وہ خوش نصیب موئے مبارکہ والا بھی حاضر ہے۔ قربان جائیں حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ یہ مقام ہم سب کو نصیب کرے آمین۔

حبیب خدا سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زیارت کرنے والے سے فرمایا اے میرے امتی تو لوگوں میں اعلان کر دے

:من کا نت لہ الی اللہ حاجۃ فلیا ت قبر ھذا ویسئا ل اللہ

قضاء حاجته

جس کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو وہ اس ﴿موئے مبارکہ﴾ والے کی قبر پر حاضر ہو جائے اور یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس قبر پر حاضر ہونے لگے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ اگر کوئی سوار ہو کر آتا تو براہِ ادب سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔ ﴿القول البدیع صفحہ ۱۲۸﴾

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا تو اُس نے خواب میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اپنی حالت فقیری کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بدنصیب تو نے بال مبارک پر دنیا

(۱) قربان جائیں حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ یہ مقام ہم سب کو نصیب کرے۔ آمین

کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ موئے مبارک لے لئے اور جب وہ موئے مبارکہ کو دیکھتا ہے تو وہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُس کو نیک بخت اور سعید کر دیا ہے اس پر وہ بڑا بھائی بیدار ہوکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

﴿نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۱﴾

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم نبی محترم ﷺ کو بھی پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزارات مبارکہ پر لوگ اپنی حاجات لے کر حاضری دیں اور وہاں حاضر ہو کر دعا کریں بلکہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اولیاء کرام کے مزارات پر بھیجتے ہیں۔

چنانچہ مکتبہ فکر دیو بند کے مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب جمال الاولیاء میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ عجیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں

زیارت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو ضریر کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اس کو نہار منہ نگل جاؤ۔ ان فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔ ﴿جمال الاولیاء صفحہ ۱۰۵ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی﴾

تبصرہ

اگر قبر کی مٹی میں اتنی برکتیں ہیں تو قبر والے کی ذات کتنی فیض رساں اور بابرکت ہوگی۔

۶

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ایک متمول آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اُسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا وہ کسی وقت بھی درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا جب اس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی یہاں تک کہ جو کوئی اسے دیکھتا ڈر جاتا اس نے اسی حالت میں ندا دی یا رسول اللہ میں آپ

سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کثرت سے پڑھتا ہوں ابھی اس نے ندا بھی پوری نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ نازل ہوا اور اُس نے اپنا پَر اس قریب المرگ کے چہرے پر پھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ خوش نصیب کلمہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا اور پھر جب تجہیز و تکفین کے بعد اُسے قبر میں رکھا گیا تو ہاتف سے آواز آئی ہم اس بندے کو کافی ہیں اور اس درود پاک نے جو میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اُسے قبر سے اُٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے یہ آواز سن کر لوگ متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے اس کو دیکھا کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھتا

جا رہا ہے: ان اللہ وملئکتہ یصلو ن علی النبی یا ایھا الذین

آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ ﴿درۃ الناصحین صفحہ ۱۷۲﴾

یہ ہیں حمایت رسول کی برکتیں اور بہاریں۔

آپ کا نام نامی اے صل علیٰ

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

ے

ایک نیک اور صالح بزرگ محمد بن سعید مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار میں درود پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور میں پابندی سے پڑھتا رہا۔ایک دن میں اپنے بالا خانہ میں درود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا اور میری بیوی بھی وہاں سوئی ہوئی تھی۔ میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذات گرامی جن پر میں درود پاک پڑھتا ہوں وہ بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لائے تو امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بالا خانہ جگمگا اُٹھا اور رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا میرے امتی جس منہ سے تو درود پاک پڑھتا ہے میں اس کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔ یہ خیال کر کے ﴿چہ نسبت خاک را با عالم پاک﴾ مجھے شرم آئی اور میں نے بجائے منہ کے رخسار آگے کر دیا تو جانِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا پھر ایسی خوشبو مہکی جس کے آگے دنیا کی سب خوشبوئیں ہیچ تھیں اور اس خوشبو کی وجہ

سے میری سوئی ہوئی بیوی بیدار ہوگئی اور ہم نے دیکھا کہ سارا گھر ہی خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو ہی مہکتی رہی۔ ﴿جذب القلوب صفحہ ۲۶۵﴾

﴿القول البدیع صفحہ ۱۳۵، سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲﴾

اللھم صل وسلم علی حبیبک اطیب الطیبین اطھر الطاھرین اکرم الاولین والاخرین وعلیٰ آله واصحابه وذریته وازواجه الطاھرات امھات المومنین الی یوم الدین.

۸

شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک دن میں خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا میرے آقا مجھے یہ انعام کس وجہ سے عطا ہوا تو فرمایا اس وجہ سے یہ انعام ہے

کہ تو میرے دربار درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔

﴿سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۲﴾

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

تنبیہ

ایک وہ مسلمان کلمہ گو حاجی نمازی غازی جو کہ حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل نہ کر سکا وہ اپنا آپ بھی بخشوا نہ سکے بلکہ وہ دوزخ کا ایندھن بنے جیسا کہ مندرجہ بالا قرآن پاک اور حدیث مبارکہ گواہی دے رہے ہیں اور ایک وہ خوش نصیب مسلمان ہے کہ حمایت حاصل کر لینے سے لاکھوں گنہگار بخشوا کر جنت لے جائے۔اور یہ ساری بہاریں حمایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔

اے میرے عزیز اے مسلمان غور کر اور سوچ پھر سوچ کہ یہ اتنا فرق کیوں ہے تو غور کرے تو آسانی سے سمجھ آسکتی ہے کہ یہ فرق حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔جس نے حمایت

حاصل کرلی وہ تر گیا وہ سچا موتی بن گیا اور جو حمایت حاصل نہ کر سکا وہ ڈوب گیا وہ جہنم کا نوالہ بن گیا۔

اللھم اجعلنا من الفا ئزین المفلحین فی الدنیا والآخر ہ بجا ہ من اتخذتہ حبیبا فی الدنیا والآخرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

9

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کامل ولی اللہ تھے فرماتے ہیں ایک دن مجھے اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے دوزخ کا بہت خوف آیا دل لرزتا رہا کہ پتہ نہیں میرا کیا بنے گا اسی اثنا میں سو گیا تو شافع محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے غلام علی فکر مت کرو جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ نہیں جائے گا۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ﴾

حمایت رسول کی دنیا میں بہاریں

سیدنا ابن المنذ رصحابی نے روایت کی کہ ایک دن حضرت سفینہ صحابی ﴿رضی اللہ عنہ﴾ اسلامی لشکر سے علیحدہ ہو کر اکیلے ہی جنگل میں جا رہے تھے کہ اچانک شیر سامنے آ گیا تو حضرت سفینہ نے یہی حمایت رسول والا ہتھیار استعمال کیا یعنی آپ نے فرمایا: یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم . اے جنگل کے درندے اے شیر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ شیر کا نام نامی اسم گرامی سننا تھا کہ: فاقبل الاسد له یبصبصه حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه ثم اقبل یمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد

﴿مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۵﴾

یعنی شیر دم ہلاتا ہوا حاضر ہو گیا ﴿دم ہلانے کا مطلب تھا کہ اے نبی اکرم کے غلام جس کا تو غلام ہے میں بھی اس کا غلام ہوں اب میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا جیسے کہ کتا دم ہلا کر وفاداری کا ثبوت دیتا

ہے ﴿ اور وہ شیر حضرت سفینہ صحابی کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت سفینہ صحابی چلے تو وہ شیر بھی ساتھ ساتھ چل پڑا جہاں کہیں سے کوئی آواز ﴿ گیدڑ بھیڑیئے وغیرہ کی آتی ﴾ شیر اسے بھگا دیتا تا وقتیکہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اپنے لشکر سے جا ملے تو شیر واپس ہو گیا۔ یہ دین و دنیا کی برکتیں سب کی سب حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہیں۔

اللھم صلی وسلم وبارک علیٰ حبیبک سید العالمین وعلیٰ آلہ واصحا بہ اجمعین.

حمایت رسول سے ﷺ محروم رہنے والوں کے واقعات

ا

سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ زمانے میں خلق قرآن کا فتنہ کھڑا ہوا یعنی معتزلی لوگ کہتے تھے کہ قرآن مخلوق ہے جبکہ اہلسنت و

جماعت کا عقیدہ ہے کہ کاغذ مخلوق ہے سیاہی مخلوق ہے۔ لیکن کلام ربانی مخلوق نہیں بلکہ قدیم ہے کیونکہ کلام ربانی صفت ربانی ہے تو جیسے رب تعالیٰ مخلوق نہیں رب تعالیٰ بھی قدیم اور اس کی صفات عالیہ بھی قدیم ہیں لہٰذا ایک عالم دین بشر مریسی جو کہ تھے تو سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے لیکن بعد میں انہوں نے اپنا عقیدہ بدل لیا اور معتزلی ہو گئے وہ سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں آ گئے اور اسی عقیدے پر زور دیا کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔ پھر جب سیدنا امام احمد بن حنبل قدس سرہ کا وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے جنازہ مبارکہ کو دیکھ کر بیس ہزار کافر مسلمان ہو گئے لیکن جب بشر مریسی فوت ہوا اور اسے قبرستان میں دفن کیا گیا تو ایک نوجوان جو اسی قبرستان میں پہلے سے مدفون تھا اور جب وہ نوجوان مرا تھا اس کے بال سیاہ تھے اور مولوی بشر مریسی کے دفن ہونے کے بعد اس نوجوان کو اس کے کسی دوست نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سارے بال سفید ہو چکے ہیں۔ اس دوست نے

پوچھا جب تو فوت ہوا تھا تیرے بال سیاہ تھے اب یہ سفید کیوں ہو گئے ہیں۔اس نے بتایا ہمارے اس قبرستان میں اتنے ہزار مسلمان مدفون ہیں لیکن اپنی اپنی گور گردن ہے یعنی نمازی اپنی قبر میں بہاریں لوٹ رہا ہے اور روزہ دار اپنی قبر میں خوش باش ہے۔شرابی بدکار اپنی قبر میں سزا بھگت رہا ہے لیکن یہ مولوی بشر مریسی جب اس قبرستان میں دفن کیا گیا ہے تو دوزخ نے اس پر ایک چنگھاڑ مارا جس سے سارے قبرستان والوں کے بال سفید ہو گئے ہیں۔العیاذ باللہ العلی العظیم.

﴿تفسیر روح البیان صفحہ ۱۶ جلد ۱۰﴾

اے میرے مسلمان بھائی غور کر کہ اس مولوی بشر مریسی نے نامعلوم کتنی کتابیں لکھی ہوں گی اور کتنی تبلیغیں کی ہوں گی کتنے وعظ کئے ہوں گے مگر بدعقیدگی کی وجہ سے شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت سے محروم ہو گیا تو یہ وبال آیا جو اوپر مذکور ہوا کہ سب کچھ غارت ہو گیا۔اور وہ سزا ملی کہ پناہ بخدا۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ النبی المختار

سید الابرار وعلیٰ آلہ واصحابہ الاخیار الی یوم القرار.

۲

ایک مومن کسی مولوی کی مجلس وعظ میں شریک ہوا مولوی نے دوران تقریر بیان کیا کہ حرص اور خواہش سے کوئی بھی بچا ہوا نہیں ہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس نفسانی خواہش سے محفوظ نہیں ہیں اور ساتھ ہی حدیث پاک پڑھ دی کہ خود سرکار ﷺ نے فرمایا: حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلاۃ.

یہ سن کر اس مومن ﴿صحیح العقیدہ﴾ نے کہا اے مولوی تو کتنا بے حیا ہے تجھے شرم نہیں آتی کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَحْبَبْتُ نہیں فرمایا بلکہ حُبِّبَ فرمایا ہے یعنی یوں نہیں فرمایا ہے کہ تین چیزوں سے میں محبت کرتا ہوں بلکہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تین چیزوں کی محبت ڈال دی ہے اور جس چیز کی محبت

اللہ تعالیٰ عطا کرے اس پر کیا ملامت پھر بات لمبی ہو گئی تو وہ مومن نہایت ہی غمگین ہوا کہ میں اس مجلس میں کیوں آیا اور وہ مومن پریشانی کی حالت میں اُٹھ کر چلا گیا اور پھر اسی پریشانی کی حالت میں جب آنکھ لگ گئی تو قسمت جاگ اُٹھی اور اس کو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے میرے امتی پریشان کیوں ہے واقعہ عرض کیا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لا تغتم فقد کفینا امرہ** . یعنی اے میرے امتی تو پریشان نہ ہو ہم اسے کافی ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی پھر کچھ ہی عرصہ بعد سننے میں آیا کہ وہ مولوی اپنی جائیداد کی طرف جا رہا تھا کہ کسی نے اس کو قتل کر دیا۔

﴿تفسیر روح البیان صفحہ ۱۸۱ جلد ۷ سورہ احزاب﴾

یہ ہے وبال حمایت رسول سے محروم رہنے کا۔

۳

عبداللہ بن محمد فقیہ حنبلی نے بیان کیا کہ کچھ لوگ اکٹھے ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے ان میں سے ایک شخص تھا جو کہ نمازیں

بہت پڑھتا تھا وہ راستہ میں بیمار ہو گیا آخر کار وہ راستہ ہی میں مر گیا ساتھیوں کو پریشانی لاحق ہوئی کہ قبر کیسے اور کس چیز سے کھودیں وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگے تو صحرا میں ایک خیمہ نظر آیا کچھ لوگ وہاں پہنچے کہ شاید کوئی چیز مل جائے۔ جس سے قبر کھود سکیں۔ دیکھا کہ اس خیمہ میں ایک بڑھیا بیٹھی ہے اور ایک کونہ میں ایک کلہاڑا پڑا ہے ان لوگوں نے بڑھیا سے سوال کیا کہ کلہاڑا ہمیں دے دیں تا کہ ہم اس کے ساتھ قبر کھود لیں اور پھر کلہاڑا واپس کر دیں گے یہ سن کر اس بڑھیا نے کہا تم میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک وعدہ کرو کہ ہم کلہاڑا واپس کر دیں گے۔ ان لوگوں نے اللہ کے نام پر وعدہ کر لیا کہ ہم کلہاڑا واپس کر دیں گے۔ اس بڑھیا نے اس وعدہ پر کلہاڑا دے دیا اور جب وہ لوگ قبر کھود کر فارغ ہوئے اور اپنے اس ساتھی کو جو نمازیں بہت پڑھا کرتا تھا دفن کر دیا لیکن کلہاڑا قبر میں بھول گئے بعد میں سوچ و بچار کے بعد طے پایا کہ چونکہ ہم نے بڑھیا کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نام پر وعدہ کیا ہوا ہے لہٰذا قبر کھود کر کلہاڑا نکالیں اور بڑھیا کو واپس کر دیں۔

جب قبر کھودی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کلہاڑا اس میت کے گلے میں آگ کا طوق بنا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور جلدی سے قبر بند کردی اور بڑھیا کے ہاں حاضر ہو کر سارا واقعہ کہہ سنایا اور معافی مانگی کہ کلہاڑا واپس کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ سن کر بڑھیا نے کلمہ شریف پڑھا اور بتایا کہ ایک دن میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ کلہاڑا ایسے شخص کے گلے کا طوق بنے گا جو میرے ابو بکر و عمر ﴿رضی اللہ عنہما﴾ کو برا بھلا کہتا ہوگا۔ ﴿الاسالیب البدیعہ صفحہ ۲۴﴾

تنبیہ

وہ شخص شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ بے ادبی کی وجہ سے حمایت رسول ﷺ سے محروم رہا اور تباہ ہوگیا۔ **لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم**

۴

مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو

کہ مسجد تیلیانوالی امرتسر میں امام ہے اور آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتا بھی ہے اس مولوی عبد العلی نے کہا ہے کہ: امام ابو حنیفہ ﴿سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ﴾ سے تو میں اچھا ہوں کہ ابو حنیفہ کو صرف سترہ ﴿۱۷﴾ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔ یہ سن کر مولانا عبد الجبار نے جو کہ بزرگوں کا بہت ادب کیا کرتے تھے انہوں نے حکم دیا کہ اس نالائق عبد العلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ اسے مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ہفتہ ہی نہ گذرا تھا کہ وہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے مسجد سے بھی ذلیل کر کے نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا مولانا عبد الجبار نے فرمایا جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث پاک میرے سامنے آ گئی: **من عادی لی ولیا فقد آذنته با لحرب** . یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس شخص نے میرے کسی ولی سے ساتھ دشمنی کی تو میں اس کے ساتھ

اعلان جنگ کرتا ہوں۔ ﴿حدیث قدسی﴾

اور چونکہ میری نظر میں امام ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے کوئی چیز اعلیٰ نہیں اس لئے عبد العلی کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔

﴿کتاب مولانا داود غزنوی﴾

تنبیہ

اس واقعہ میں چونکہ مولوی عبد العلی امرتسری اہلحدیث سیدنا امام الائمہ امام اعظم قدس سرہٗ کی شان میں بے ادبی کی وجہ سے حمایت رسول سے محروم ہو گیا تھا تو وہ کفر میں دھکیلا گیا۔

العیا ذ باللہ العلی العظیم.

۵

ایک مولوی صاحب جو کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توحید کی آڑ لے کر نازیبا الفاظ کہہ جاتے تھے اس کا بیرون ملک

انتقال ہوااورایسی حالت ہوئی کہ ڈاکٹروں کواس کے تابوت پر لکھنا پڑا کہ اس کا چہرہ نہ دیکھا جائے۔

٦

ایک مولوی صاحب جو کہ حدیث پاک پڑھاتے تھے لیکن عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرواہ نہیں کرتے تھے ایک مناظرہ کے دوران انہوں نے کہہ دیا کہ نمک ملتا ہے کھیوڑہ کی کان سے تو اگر کوئی مدینہ جا کر کہے اے نبی مجھے نمک دو تو کیا وہ نمک دے سکتے ہیں۔ نیز گھاس ملتا ہے چراگاہ سے تو کوئی مدینہ جا کر کہے اے نبی مجھے گھاس دے دو تو کیا وہ گھاس دے سکتے ہیں۔ اور جب وہ مولوی صاحب مناظرہ کے بعد واپس جا رہے تھے تو ان سکھوں نے جو مناظرہ سننے آئے ہوئے تھے کہا مولوی صاحب جو نبی نمک تک نہ دے سکے اور گھاس تک نہ دے سکے وہ قیامت کو کیا بخشوائے گا لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے نبی کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دو اور ہمارے گرو کا کلمہ پڑھ لو۔ اور وہ مولوی مبہوت ولاجواب کھڑا تھا۔ الحاصل جب وہ

مر گیا اور اسے دفن کیا گیا تو اس کی قبر سے بدبو آتی تھی۔

ے

ایک قاری صاحب جو کہ دوسرے شہر جا کر جمعہ پڑھایا کرتے تھے اور توحید کی آڑ میں بہت نازیبا الفاظ کہہ جاتے تھے۔ایک جمعہ کو وہ جمعہ پڑھانے گئے تو کشتی دریا میں اُلٹ گئی جو دریا دونوں شہروں کے درمیان تھا وہ قاری صاحب کشتی اُلٹنے کی وجہ سے ڈوب گئے۔کئی دن کے بعد ان کی نعش ملی لوگوں نے دیکھا کہ اس قاری صاحب کی زبان کچھوے نے کھالی ہے باقی جسم کو نہیں چھیڑا۔اللہ تعالیٰ بے ادبی سے محفوظ رکھے۔

فقیر نے ان حضرات کا نام اس لئے نہیں لکھا کہ میرا مقصد کسی پر کیچڑ اچھالنا نہیں اور نہ ہی فرقہ بندی کو ہوا دینا ہے میرا مقصد صرف مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی ہے کہ بچو بچو ایسی باتوں سے جن کی وجہ سے حمایت رسول سے محرومی ہو جائے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل.

۸

ایک دوست نے بتایا کہ ہمارے ہاں سے ایک شخص حج کو گیا وہ مدینہ منورہ حاضر نہ ہوا بلکہ حج سے واپس آ گیا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو مدینہ منورہ کیوں نہیں گیا تو اس نے کہا کیا میں نبی کی قبر کو پوجنے جاتا؟۔ زاں بعد اس کی آواز کتے کی سی ہوگئی اور وہ اسی طرح مر گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے ادبی سے بچائے اور باادب رکھے تاکہ ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حاصل ہو جائے اور ہمارا شمار بھی سعادت مندوں میں سے ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز.

سوال

آپ نے واقعات ہی بیان کیے ہیں۔ آپ قرآن وحدیث سے ثبوت پیش کریں۔

جواب

کتاب کی ابتداء میں آٹھ احادیث مبارکہ درج کی ہیں جو کہ

واضح طور ثابت کر رہی ہیں کہ حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو سب بگڑیاں بن جاتی ہیں وگرنہ سب سراب ہی سراب ہے۔

اب لیجئے قرآن پاک سے ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیئے اور ایمان محفوظ کیجئے۔ قرآن پاک میں ہے :قل یا عبا دی الذین اسر فو ا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنو ب جمیعاانه ھو الغفو ر الر حیم.

﴿قرآن مجید سورہ زمر﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا محبوب آپ فرمادیں اے میرے وہ غلامو ﴿جو میرے ہو گئے ہو، میری حمایت حاصل کر لی ہے﴾ اگر تم نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کر لی ہیں تو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ سارے کے سارے گناہ بخش دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

تبصرہ

قرآن مجید میں لفظ عبد دو معنوں میں آیا ہے ایک عبد بمعنی عابد ﴿عبادت کرنے والا﴾ دوم بمعنی ﴿خدمت گار﴾ جیسے قرآن مجید میں ہے: وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم. ﴿سورہ نور﴾

یعنی اپنے رانڈوں کا تم نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کرو۔

اس آیت پاک میں عبادکم سے غلام مراد ہیں۔ نیز حدیث پاک میں ہے: فکنت عبدہ وخادمہ میں آپ کا غلام اور خادم تھا۔

اور یہاں آیت مبارکہ مذکورہ میں دوسرا معنی مراد ہے معنی یہ ہوا اے محبوب آپ فرمادیں اے میرے غلامو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کر لی ہیں گناہ کر بیٹھے ہیں تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

انہ ھو الغفور الرحیم.

چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں کہ عبادی سے مراد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔

۱

تفسیر الحسنات میں ہے محبوب آپ فرمادیں اے میرے وہ غلاموں جو اپنی جانوں پر زیادتی کر چکے ہو نہ مایوس ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ بخش دے گا بیشک وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ ﴿تفسیر الحسنات صفحہ ۱۸۹ جلد ۵﴾

۲

اکابر علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا ارشاد مبارک: آپ نے فرمایا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصل بحق ہیں تو عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله .

مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہیں معنی کا ہے۔

آگے فرمایا ہے کہ **لاتقنطوا من رحمة الله .**

اگر مرجع اس کا اللہ تعالیٰ ہوتا تو فرماتا **من رحمتی** تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی۔ ﴿شمائم امدادیہ صفحہ ۱۳۵﴾

الحاصل مندرجہ بالا حوالہ جات اور قواعد عربیہ کی رو سے یہی ترجمہ ہوگا اے محبوب آپ فرمادیں اے میرے وہ غلامو ﴿جو میرے ہو گئے ہو﴾ جنہوں نے میری حمایت حاصل کر لی ہے اگر تم اپنی جانوں پر زیادتیاں کر چکے ہو تم سے گناہ سرزد ہو چکے ہیں تو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرمادے گا بیشک اللہ تعالیٰ معاف کر دینے والا مہربان ہے۔ یہ سب عنایات حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہیں۔

اللهم ارزقنا هذا .

سوال

حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب

سید العالمین رحمت کا ئنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت مندرجہ ذیل امور سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ا

ہر کام رضائے الٰہی کے لئے سنت کے مطابق کیا جائے جیسے کہ حدیث پاک میں ہے نبی مکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ یہ فرمائیے میں پکا سچا مومن کیسے بن سکتا ہوں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اذا احببت الله** جب تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ **متی احب الله** میں کب اللہ تعالیٰ کی محبت میں کامیاب ہوں گا تو فرمایا:

اذا احببت رسوله جب تو اللہ تعالیٰ کے حبیب سے محبت کرے گا۔

اس سے ثابت ہوا کہ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی اور جو اس خبط میں مبتلا ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرے گا وہ احمقوں کی جنت میں پھر رہا ہے۔

ایں خیالست ومحال است وجنون

پھر عرض کیا گیا یارسول اللہ متی احب رسوله. یارسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حبیب کی محبت کب حاصل ہو گی تو فرمایا: اذا اتبعت طریقته واستعملت بسنته واجبت بحبه وابغضت ببغضه ووالیت بولا یته وعادیت بعداوته.

اے میرے صحابی تجھے حبیب خدا کے ساتھ اس وقت محبت حاصل ہو گی جب تو ان کے طریقے پر چلے اور ان کی سنت کو اپنائے اور اگر تو کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے اور اگر تو کسی

سے بغض رکھے تو ان کے بغض کی وجہ سے رکھے اگر تو کسی سے دوستی کرے تو ان کی دوستی کی وجہ سے کرے اور اگر تو کسی سے دشمنی کرے تو ان کی دشمنی کی وجہ سے کرے یعنی جو اِن کا دوست ہو وہ تیرا دوست ہو اور جو ان کا دشمن اور گستاخ ہو وہ تیرا بھی دشمن ہو پھر تجھے حبیب خدا کی محبت ﴿حمایت﴾ حاصل ہو جائے گی پھر فرمایا ﴿سنو﴾ سب لوگ ایمان میں برابر نہیں بلکہ جس دل میں میری محبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان مضبوط ہوگا نیز سب کا فر کفر میں برابر نہیں بلکہ جس دل میں میرا بغض زیادہ ہوگا اس کا کفر بھی بڑا ہوگا پھر فرمایا کان کھول کر سن لو: **الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له.**

خبردار جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔ ﴿دلائل الخیرات شریف (۱) صفحہ ۱۹﴾

والحمد لله رب العالمین.

اس لئے فرمایا گیا ہے اے میرے صحابہ کرام ابو بکر تم سب سے اونچا چلا گیا تو صرف نمازوں کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ ﴿عشق﴾ جو اِن کے دل میں ڈالا گیا ہے اس وجہ سے وہ سب سے سبقت لے گئے ہیں۔

حدیث

من احب سنتی فقد احبنی و من ا حبنی یکو ن معی فی الجنة . ﴿جامع ترمذی، مشکوٰۃ﴾

جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

۲

ایسی کتابیں پڑھیں جن سے حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کی عظمت وشان کا بیان ہو۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بیان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا بیان ہو۔ سرکار ﷺ کے معجزات مبارکہ کا بیان ہو۔ یہ بھی حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان کتابوں میں کتاب البرہان بھی ہے۔

۳

درود پاک کی کثرت کی جائے یہ بھی حمایت حاصل کرنے کا قریب ترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور حمایت عطا کرے جو کہ دونوں جہانوں کی سعادت ہے۔

۴

رحمت کائنات والی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت وعقیدت رکھی جائے۔ ان حضرات کی بے ادبی سے بچیں جس مسلمان نے ان حضرات کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھی اسے حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو گئی اور وہ سعادت مند ہو گیا اور جس نے ان حضرات کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کی وہ حمایت سے محروم ہو کر راندۂ درگاہ ہو گیا۔

دینی کتابوں میں بے شمار واقعات درج ہیں مثلاً الاسالیب البدیعہ، آب کوثر وغیرہ پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں۔

ان اریـد الا الا صـلا ح ما ستطعت وما توفیقی الا
بالله .

محتاج دعاء
ابوسعید محمد امین غفرلہٗ
۱۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

سوال

آپ نے اس کتاب میں جگہ جگہ یہی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حاصل کریں حالانکہ یہ توحید کے خلاف ہے۔ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ لکھتے اللہ تعالیٰ کی حمایت حاصل کریں نہ کہ اس کے رسول کی۔

جواب

اس سوال کا ایک جواب الزامی ہے اور ایک جواب تحقیقی ہے الزامی جواب یہ ہے کہ یہ آپ کا اعتراض صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ یہ اعتراض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی جاتا ہے۔ وہ یوں کہ

جب سیدنا سفینہ صحابی رضی اللہ عنہ کا آمنا سامنا شیر کے ساتھ ہوا تھا تو بتائیے کہ حضرت سفینہ صحابی رضی اللہ عنہ نے کس کا نام لیا تھا اور وہاں کس کی حمایت کام آئی تھی۔ سب جانتے ہیں کہ وہاں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کام آئی تھی اور نبی اکرم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ہی حمایت ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو مظہر قدرت الٰہی ہیں ان سے اللہ کی حمایت ظاہر ہوتی ہے۔

اے موحد خدارا دوئی کو چھوڑ دے جیسے بھینگے کو ہر چیز دو نظر آتی ہے یوں ہی جس کے ایمان میں بھینگا پن ہو اسے بھی دو ہی نظر آتے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی حمایت اور ایک رسول کی حمایت۔ حالانکہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مظہر قدرت الٰہی ہیں ان کی حمایت اللہ تعالیٰ کی حمایت ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو قرآن پاک نے اللہ تعالیٰ کی رضا بتایا ہے: والله ورسو له احق ان یر ضوہ ان کانوا مومنین. اور ان کی اطاعت کو قرآن مجید نے

اللہ کی اطاعت فرمایا ہے: ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ .

اور انکی عطا کو قرآن پاک نے اللہ کی عطا بتایا ہے: سیو تینا اللہ من فضلہ ورسولہ. لیکن جس کے ایمان میں بھینگا پن ہو اسے کیسے نظر آئے کہ وہاب مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عطا کے مظہر ہیں۔

دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

تحقیقی جواب

توحید کی دو قسمیں ہیں ایک ہے خارجی توحید جس میں محمد رسول اللہ کا معنیٰ ہے محمد اللہ کے رسول ہیں بس اور رسول کا صرف اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ برے کاموں سے ڈراوے اور بھلے کاموں پر خوشخبری سناوے۔ ﴿تقویۃ الایمان﴾

دوسری توحید ہے نبیوں، ولیوں کی صحابہ کرام کی جس میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ

حبیب اللہ بھی ہیں، وہ خلیفۃ اللہ بھی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نائب اکبر بھی ہیں، وہ باعث ایجاد عالم بھی ہیں، وہ سب کے نبی سب کے رسول ہیں، وہ جانوروں کے بھی رسول ہیں، وہ چرندوں کے بھی رسول ہیں، وہ پرندوں کے بھی رسول ہیں، وہ فرشتوں کے بھی رسول ہیں، وہ جنوں کے بھی رسول ہیں۔

خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ارسلت الی الخلق کافۃ** . میں ساری خدائی کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

وہ وہ ہیں جن کو جانور سجدے کرتے ہیں، ان کے حکم پر درخت چل کر حاضر ہوتے ہیں، ان کے فرمان پر گوہ بول کر گواہی دیتی ہے، ان کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہیں، وہ پہلوں کی بھی خبریں دیتے ہیں، وہ پچھلوں کی بھی خبریں دیتے ہیں، وہ نمازیوں کے خشوع خضوع کو بھی دیکھ لیتے ہیں، وہ جنت ودوزخ کی خبریں دیتے ہیں، ان کے اشارے سے دیوانے بچے آناً فاناً درست ہو جاتے ہیں، ان کے دست مبارک کی برکت سے بھولی باتیں سب یاد آجاتی

ہیں، ان کی برکت سے کھجوروں میں برکت ہی برکت آجاتی ہے، ان کے فراق میں خشک درخت بآواز بلند روتے ہیں، ان کو سلام کرنے آسمان سے ملائکہ کرام آتے ہیں، وہ سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں، کسی کی آنکھ نکل جاتی ہے تو وہ سجدے میں جاکر رب تعالیٰ سے آنکھ کی بازیابی کے لئے دعا نہیں کرتا بلکہ وہ آنکھ کو پکڑے پکڑے اس ذات گرامی قدر کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر بھیجا ہے، کسی کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے تو وہ درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاتا ہے، کسی کا بچہ جل جاتا ہے تو وہ درِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دے کر اسی وقت بچے کو تندرست پاتا ہے، وہ وہ ہیں کہ پانی کے پیالے میں ہاتھ مبارک رکھ دیں تو پندرہ سو پیاسے آدمی سیراب ہو کر پانی پیتے ہیں اور لشکر کے سارے اونٹ بھی سیر ہو کر پیتے ہیں۔ وہ وہ ہیں کہ ام معبد کی بکری کے پستانوں پر برکت والا ہاتھ رکھ دیں تو گاگریں دودھ سے بھر جائیں، وہ ہاتھ مبارک اُٹھا دیں تو صحابی کی ایک صاع سے ایک ہزار سیر ہو کر کھا جائیں

تو کچھ کم نہ ہو، وہ ساقی کوثر ہیں، وہ خشک درخت کے نیچے وضو فرمائیں تو درخت پھل دار ہو جائے، وہ ایک مریل گھوڑے میں برکت بھر دیں تو وہ سب سے آگے نکل جائے، وہ وہ ہیں کہ قحط سالی میں کسی کے عرض کرنے پر ہاتھ مبارک اُٹھا دیں تو موسلا دھار بارش ہو جائے ساری قحط سالیاں ختم ہو جائیں، وہ وہ ہیں کہ ان کے بال مبارک والی ڈبیہ پانی میں پھیر کر پینے سے مریض شفایاب ہو جائیں، وہ وہ ہیں کہ کٹے ہوئے بازو پر آب دھن مبارک لگا دیں تو وہ اسی وقت ساتھ جڑ جائے اور بالکل صحیح ہو جائے، وہ کھاری کنویں میں آب دہن مبارک ڈال دیں تو وہ ہمیشہ کے لئے میٹھا ہو جائے، وہ چشمہ کا نام بدل دیں تو وہ چشمہ ہمیشہ کے لئے میٹھا ہو جائے وہ دعا فرما دیں تو موسم ہی تبدیل ہو جائے، ان کی دعا سے گرمی سردی دونوں ہی دور ہو جائیں، وہ صحابی کا نام سفینہ رکھ دیں تو وہ سات اونٹوں کا بوجھ اُٹھا لے، وہ دعا فرما دیں تو ۹۳ سال کی عمر میں ایک بال بھی سفید نہ ہو، وہ جس کے لئے قبولیت کی دعا کر دیں وہ مستجاب الدعوات ہو جائے، وہ دعا فرما دیں تو کھانا اتنا زیادہ ہو جائے کہ سارا لشکر سیر ہو کر کھائے توشے بھر لے پھر بھی ختم نہ ہو، وہ دعا فرما دیں تو کفر و شرک کی

گندگی سے نکل آنے والا فاروق اعظم بن جائے، جنگ بدر میں
نشان لگا دیں تو کافر وہیں پر گر کر مر جائیں، وہ مدینہ منورہ میں بیٹھے
صفوان و عمیر کی گفتگو جو حطیم کعبہ کے اندر ہو رہی ہو سن لیں، وہ وہ ہیں
کہ ان کے چہرہ انور کی ایمان کی نظروں سے صرف زیارت کرنے
والا جہاں بھر کے ولیوں، غوثوں، قطبوں سے اونچا درجہ حاصل کر لے،
وہ چادر میں کچھ ڈال کر فرمائیں سینے سے ہاتھ لگالو تو سارا نسیان ختم ہو
جائے، وہ جس دستر خوان سے ہاتھ صاف کریں اس کو کبھی آگ نہ
لگے، وہ مشکیزے کے منہ پر ہاتھ رکھ دیں تو پانی کی ایک بوند بھی کم نہ
ہو، وہ مٹھی میں لے کر کنکریاں کافروں کی طرف پھینکیں تو وہ اندھے ہو
جائیں، وہ ایک بکری کے ایک وقت کے دودھ سے چار سو کو سیر کرا دیں، وہ
صحابی کے بدن پر ہاتھ مبارک مل دیں تو زندگی بھر ان کے بدن سے خوشبو
مہکتی رہے، وہ شفیع المذنبین بھی ہیں، وہ اکرم الاولین والآخرین بھی ہیں،
وہ رحمۃ للعالمین بھی ہیں، وہ پہلوں کے لئے بھی رحمت ہیں، وہ پچھلوں
کے لئے بھی رحمت ہیں، وہ انسانوں کے لئے رحمت ہیں، وہ چرندوں
پرندوں کے لئے بھی رحمت ہیں، وہ خاکیوں کے لئے رحمت ہیں تو وہ

نوریوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

نوٹ

ان سب باتوں کے ثبوت کے لئے ''البرہان'' کا مطالعہ کریں اگر دل میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمق باقی ہوئی تو انشاء اللہ محبت وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل جگمگا اُٹھے گا۔

تفسیر روح المعانی میں ہے: والذی اختارہ انہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انمابعث رحمة لکل فرد فرد من العالمین ملا ئکتھم و انسھم وجنھم ولا فرق بین المو من والکا فرمن الا نس والجن فی ذالک .

﴿تفسیر روح المعانی سورہ انبیاء﴾

یعنی مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی قدس سرہٗ نے فرمایا میرا عقیدہ یہ ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر فرد کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں، وہ سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں وہ فرشتوں کے لئے رحمت ہیں وہ جنوں کے لئے بھی رحمت ہیں، وہ انسانوں کے لئے بھی رحمت ہیں خواہ وہ مومن ہوں خواہ وہ کافر، کافروں کے لئے رحمت بایں معنی کہ دنیاوی

عذاب سے محفوظ ہو گئے اور جب وہ سب کے لئے اگلوں پچھلوں کے لئے چھوٹوں بڑوں کے لئے رحمت ہیں تو سب کے سب ان کی رحمت سے فیضیاب ہیں۔

جیسے کہ خواجہ خوجگان خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ' نے فرمایا کہ جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وجود شریف حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے فرش تک سارے جہانوں کا مرکز ہے۔ ہر چند کہ وہاب مطلق اللہ تعالیٰ ہے لیکن جس کسی کو جو فیض پہنچتا ہے وہ حضور کے توسل ﴿واسطے﴾ سے پہنچتا ہے اور مہمات ملک وملکوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں۔ ﴿مقامات امام ربانی﴾

الحاصل جبکہ سب کو انہیں کی رحمت سے حصہ ملتا ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی مشکلات میں اپنی مصیبتوں میں انہیں کے در پر حاضری دیتے۔ اگر کسی کی آنکھ نکل جاتی تو وہ بھی آنکھ پکڑے در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاتا، اگر کسی کی ٹانگ ٹوٹ جاتی تو وہ بھی در رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاتا، اگر کسی کے سر قرضہ چڑھ جاتا تو وہ بھی انہیں کے در پر حاضری دیتا جن کو اللہ تعالیٰ نے

رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اور یہ ہرگز شرک نہیں ورنہ ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرام بھی ﴿معاذ اللہ﴾ مشرک تھے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الحاصل جس خوش قسمت کو ان کی حمایت حاصل ہوگئی وہ اکیلا ہی جنت نہ جائے گا بلکہ وہ لاکھوں کو ساتھ لے کر جنت پہنچ جائے گا۔ جیسے کہ آپ نے حضرت ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں حمایت یافتہ لوگوں میں سے کرے اور اسی توحید جو کہ نبیوں، ولیوں کی اور صحابہ کرام کی توحید ہے اسی کے زیر سایہ رکھے۔ آمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

خاکپائے اولیاء فقیر **ابوسعید محمد امین غفرلہٗ**

یکم ربیع الاول شریف ۱۴۰۲ھ، مطابق ۱۶ جون ۱۹۹۹ء

تنبیہ

نہ تو صرف عشق دین ہے نہ صرف علم دین ہے بلکہ وہ علم جس کے

ساتھ عشق و محبت کی آمیزش ہو جس علم کی بنیاد عشق و ادب پر ہو وہ دین ہے
۔لہٰذا اگر کوئی مسلمان عشق و محبت کا دعویٰ تو کرے مگر سنت مصطفیٰ ﷺ پر نہ
چلتا ہو نماز، روزہ کی پرواہ نہ کرے وہ دعوئے عشق میں جھوٹا ہے۔

والمحب لمن یحب یطیع . یعنی محبت کرنے والا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اس کی اطاعت بھی کرتا ہے اور وہ علم جس میں عشق و محبت نہ ہو وہ علم سراسر بے دینی ہے اور ایسا علم بے ادبی کی طرف لے جاتا ہے اور بے ادبی کی سزا دوزخ ہے۔

غور کا مقام ہے کہ شیطان نے کتنی عبادت کی تھی اور اس کے پاس کتنا علم تھا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ایک قول کے مطابق شیطان نے چھ لاکھ سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور وہ علم کے زور پر معلم ملکوت بھی رہا ہے لیکن صرف ایک بے ادبی یعنی خلیفۃ اللہ کی تعظیم نہ کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا اور اس کے گلے میں ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق پڑ گیا۔

سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم .** ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی دینی علم یہ دین ہے لہٰذا دیکھو تم کس سے دین حاصل کرتے ہو

اس سے مراد وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ نبی اکرم ﷺ کا کلمہ پڑھنے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ علم ہی حاصل کرنا ہے خواہ کسی سے حاصل کریں اور وہ اپنے بچوں کو بے ادبوں کے ہاں بٹھا دیتے ہیں۔

واقعہ

کشمیر میں ایک بزرگ جو کہ صاحب کرامت تھے ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ وہ کوٹلی آزاد کشمیر میں تشریف لائے تو ایک مرید جو کہ بڑا ہی خدمتگار تھا خدمت میں مشغول رہا پھر وہ جب خدمت سے فارغ ہوا تو عرض کی میں قرآن مجید پڑھنے جایا کرتا ہوں اجازت ہو تو سبق پڑھ آؤں۔ یہ سن کر فرمایا جاؤ پڑھو قرآن پاک پڑھنا بڑا نیک کام ہے پھر آپ نے پوچھ لیا کہ کس سے پڑھتے ہو عرض کیا فلاں مولوی صاحب سے تو چونکہ وہ مولوی بے ادب تھا اس کا نام سنتے ہی فرمایا اس سے تو تو بالکل ان پڑھ رہ جائے تو بہتر ہے مگر اس بے ادب سے ہرگز نہیں پڑھنا۔

مگر آج کل معاشرہ میں آزادی آگئی ہے نہ کسی بزرگ کی بات پر عمل ہوتا ہے نہ کسی ناصح کی نصیحت ہی کارآمد ہوتی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعو ن .

الحاصل وہ علم جس کی بنیاد عشق و محبت اور ادب پر ہو تو ایسا علم حاصل کرنے والا ہمیشہ ادب کی لائن پر چلتا رہتا ہے اور جس علم میں عشق و محبت نہ ہو ایسے علم میں ٹھوکریں ہی ٹھوکریں ہیں اور قدم قدم پر بے ادبی کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔

واقعہ

حضرت سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے استاد گرامی قدر مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرائی تھی۔ وہ یوں کہ میں راولپنڈی کے ایک مدرسہ میں پڑھتا تھا وہاں کا ایک استاد بہت گستاخ تھا وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی ایسی باتیں کہہ جاتا تھا جن باتوں کو لکھتے قلم لرز جاتا ہے۔

مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سارا واقعہ گولڑہ شریف میں حضرت بابو جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر ایمان بچانا ہے تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو۔ میں نے پوچھا کہ پھر کہاں جاؤں تو بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ ملتان

شریف علامہ کاظمی صاحب کے مدرسہ میں چلے جائیں اور وہیں جا کر پڑھیں۔

چنانچہ میں ملتان شریف حاضر ہوا تو حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب نے حالات پوچھ کر فرمایا اچھا ہوا کہ ایمان بچا کر نکل آئے۔ غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ وہاں کون سی بات تھی کہ میرا ایمان ضائع ہو جاتا؟ حضرت کاظمی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے کمالات بیان کرتے ہیں اور وہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص وعیب ڈھونڈ نکالیں۔ ﴿العیاذ باللہ﴾

بتاؤ تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات پسند ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عیوب وافتراء پسند ہے میں نے کہا مجھے تو کمالات پسند ہیں اس پر غزالی زماں نے فرمایا آج رات تم سوگے تو انشاء اللہ تمہیں سرکار سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی سرکار ﷺ خود کرم فرمائیں گے تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لینا کہ کہاں پڑھنا بہتر ہے۔

سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں سویا تو اسی

رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا سرکار ﷺ نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی:

اچھا ہوا تم اس مدرسہ میں آگئے تمہارا ایمان بچ گیا۔

یہ سن کر میں نے خواب میں ہی عرض کیا وہاں ﴿پہلے مدرسہ میں﴾ کون سی خرابی تھی جس سے میرا ایمان ضائع ہو جاتا؟ اس پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ مجھ میں عیب ڈھونڈتے اور نقص تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور ﴿حضرت غزالی زماں﴾ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جبکہ یہ میرے کمالات تلاش کرتے اور بیان کرتے ہیں۔ بتاؤ تمہیں میرے کمالات سننا پسند ہیں یا عیب سننا؟ میں نے عرض کیا حضور مجھے آپ کے کمالات پسند ہیں۔

سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے فرمایا جب میں غزالی زماں علامہ کاظمی شاہ صاحب کے پاس سبق پڑھنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا رات والے خواب کا حال سناؤ میں نے سارا خواب بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

پر مبارک باد دی اور فرمایا میں نے بھی تو یہی بتایا تھا۔

﴿ماہنامہ السعید ملتان ماہ شوال ۱۴۱۸ھ بمطابق فروری 1998ء بحوالہ رضائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

فقیر نے مندرجہ بالا چند صفحات مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لئے تحریر کئے ہیں۔ پڑھیں اور حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرلیں۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ .

محتاج دعاء

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

دار العلوم امینیہ رضویہ، محمد پورہ، فیصل آباد

۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۰۲ھ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمال مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشق مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراط مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضان نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شان محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: 2602292-41-92+ www.tablighulislam.com

AHMAD GRAPHICS 0345-0734317